بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

Dr P A INAMDAR UNIVERSITY, PUNE

India Islamic Cultural Centre New Delhi

INSTITUTE OF OBJECTIVE STUDIES New Delhi

دوروزہ قومی کانفرنس

"اسلام میں وحدتِ امت کا تصور اور مسالک و مشارب"

باہتمام: انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹو اسٹڈیز، نئی دہلی

باشتراک: انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر، نئی دہلی
ڈاکٹر پی اے انعامدار یونیورسٹی، پونے

بتاریخ: ۲۵_۲۴ مئی ۲۰۲۵

بہ مقام: انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر، لودی روڈ، نئی دہلی

خطوطِ مطالب

عہد جدید کے فتنوں میں لادینیت واباحیت سب سے سنگین فتنہ ہے۔ سوشل میڈیا نے اس رجحان کو زیادہ بلاخیز بنادیا ہے۔ مباحثہ و مذاکرہ، تنقید و تعریض اور بحث و تمحیص کی ایسی فضا رونما ہوئی کہ ہر کس و ناکس بلالحاظ علم ودانش اسی میں ہنر آزمانے اور حظ نفس حاصل کرنے لگا۔ خام ذہنوں کے جوش و خروش اور شوروشر نے ماحول کو انتہائی پراگندہ کردیا۔ سب کا تختہ مشق عقائد واقدار ہیں۔ اس پر مستزاد اہل مذاہب، اہل اسلام اوراہل مسالک و مشارب کی ایک دوسرے کے لیے نفرت وعداوت کی فضا جاہلیت جدیدہ اورارتداد محرکہ (Intent Atheism) کا کام آسان بناتی اور بے دینی، بداخلاقی، بے راہ روی اور لاقانونیت کو تحریک دیتی ہے۔

وسیع تناظر

وطن عزیز میں مختلف مذاہب کے لوگوں میں بڑھتی نفرت وعداوت اور خود اہل اسلام کے مابین مناظرے، مجادلے اور منافرت کی فضا نہ صرف سماجی ہم آہنگی اور باہمی تعلقات پر منفی اثرات ڈالتی ہے، دنیا میں ہندوستان اور ہندوستانی مسلمانوں کے امیج کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔ فرقہ پرستی کے جوش وجنون، اس کی سیاست اور نام نہاد قومیت کے پرفریب نعروں کے ساتھ مشرکانہ روایات وتوہمات کا احیا اور ترویج و اشاعت عہد حاضر کا ایک ایسا ظاہرہ (Phenomena) ہے جس نے ملک کے آئین و قانون، اس کے سیکولر نظام، جمہوریت اور سماج کے تانے بانے کو ہوشربا خطرات سے دوچار کردیا ہے۔ ایک طرف طاقت کی پوجا، طاقت کی حکمرانی اوراقتدار کی خوشنودی میں پرستش کی حدتک گرجانے کی بازی لگی ہوئی ہے اور لوگوں کا دین و ایمان خطرے میں ہے تو دوسری طرف آپسی اختلافات وانتشار کی گرم بازاری، بدگمانیوں کا زور، الزام تراشیوں کا شور، کردار کشی، پروپیگنڈے، افواہیں، دل آزاریاں اوراللہ کی پناہ، ان سب کے پیچھے دلائل شرعیہ کا بے محابہ استعمال ہے، جیسے کہ خدا نے ہماری بہترین صلاحیتوں کو اسی کار خیر میں لگایا ہے۔

حد یہ ہے کہ اس مشکل وقت اور ایسے ماحول میں بھی ہمارے نوجوانوں کی بہترین صلاحیتیں تعمیر کے بجائے تخریب، مثبت کے بجائے منفی اور مصلحانہ کے بجائے مجادلانہ سرگرمیوں میں لگی ہوئی ہیں۔ مدارس اور خانقاہوں میں موجود اہل علم ایک دوسرے کو مات دینے میں مصروف ہیں۔ سوفسطائیت نے لوگوں کو گرفت میں لیا ہوا ہے اور زبان و قلم کا زور دین کے دفاع کے بجائے اپنی اپنی انا کی تسکین اور

مفادات کے دفاع میں مصروف ہے تو یہ امت مسلمہ کے لیے لمحۂ فکریہ ہے اور اکابر امت کی ذمے داری ہے کہ ترجیحات کا تعین از سر نو کریں اور نئی نسلوں کو اس سے پہلے صحیح راہ دکھائیں کہ بہت دیر ہو جائے۔

تاریخی سیاق وسباق

وطن عزیز کی تاریخ میں سولہویں صدی عیسوی کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ جب فتنہ لادینیت واباحیت نے زور پکڑا، بے دینی کو دین اور بادشاہ وقت کو خدا بنایا جانے لگا تو خواجہ محمد عبد الباقی کابلی (باقی باللہ)، ان کے خلیفہ و جانشین شیخ احمد فاروقی سرہندی (مجدد الف ثانی) اور ان کے معاصرین علماومشائخ نے کیا کیا۔ پہلے تو انہوں نے کام کی ترجیحات طے کیں، پھر طریقہ کار کا تعین کیا اور اس کے بعد باہم ربط و ضبط اور یکسوئی و ہم آہنگی سے کام لیا۔ حضرت مجدد اور حضرت محدث دہلوی کو آمنے سامنے لانے کی سازشیں کی گئیں لیکن کامیاب نہیں ہوئیں۔

اثبات نبوت اور عظمت مصطفیٰ ﷺ ان کی جدوجہد کا مرکز و محور تھا اور سماج کے باشعور وبااختیار لوگوں کے ساتھ رابطہ، مکالمہ اور ذہن سازی ان کی حکمت عملی کا بنیادی نکتہ۔ منفی تشہیر اور شور وشر کا مقابلہ انہوں نے مثبت، مدلل اور بروقت تبلیغ و ترسیل سے کیا جس کی عمدہ مثال حضرت مجدد الف ثانی کے 'مکتوبات' اور تربیت یافتہ خلفا و مریدین کا دور دور تک پھیلا ہوا نیٹ ورک ہے۔ ہمارے اسلاف صالحین کا قائم کردہ نیٹ ورک، مدارس و مکاتب، خانقاہوں اور تنظیمات کی شکل میں آج بھی موجود ہے لیکن دل برداشتہ، مضمحل، لاتعلق یا پھر آپسی آویزشوں میں مبتلا۔ ضرورت ہے کہ اسے اپنے اپنے حلقوں اور دائروں میں فعال و متحرک کیا جائے اور ان کو صحیح سمت و رفتار دی جائے۔ ارباب اقتدار کی نیت اور ان کا رویہ بھی آج وہی ہے اور اہل علم و دانش کا کردار بھی وہی۔ ان کا مقابلہ بھی اسی حکمت و عزیمت سے کرنا ہوگا جس سے ہمارے اسلاف صالحین نے اس وقت اور اس سے پہلے اور بعد میں کام لیا۔

"اسلام میں وحدت امت کا تصور اور مسالک و مشارب" کے موضوع پر کانفرنس کا یہ خاکہ اسی سوچ کے پیش نظر بنایا گیا، اکابرین امت، علماومشائخ اور علوم اسلامیہ کے ہر شعبے کے ذی شعور نوجوانوں کو غور و فکر کی دعوت اور اظہار خیال، مکالمے اور محاضرے کی زحمت اسی غرض سے دی جا رہی ہے۔ یقین ہے کہ خانہ جنگی کے اس ماحول میں جو سوشل میڈیا کی آویزشوں نے پیدا کیا ہے، روشنی کی کرنیں نمودار ہوں گی۔ رب کریم ہماری رہنمائی فرمائے اور ہماری کوششیں کامیابی سے ہمکنار ہوں۔

موضوع کے ذیلی عنوانات

1۔ کتاب وسنت میں وحدت امت اور اس کی تعلیم

2۔ شریعت اسلامیہ میں اتفاق واختلاف کے اصول وحدود

3۔ مذاہب اہل السنۃ والجماعۃ اور ان میں اختلاف واتفاق

4۔ اشاعرہ، ماتریدیہ اور حنابلہ میں فرق اور ان کے اختلاف واتفاق

5۔ سلاسل طریقت اور ان کے امتیازات واختصاصات

6۔ تصوف اور صوفیہ کا دعوتی واصلاحی کردار اور مراسم تصوف کی حقیقت

7۔ اسلام میں ارتداد کا تصور، اس کی صورتیں اور احکامات

8۔ تکفیر، تفسیق اور تضلیل کے اصول واحکامات

9۔ مسلمانوں سے مسلمان کا سلوک اور اس کے قرآنی تقاضے

10۔ اسلام میں سماجی تعلقات، پڑوسیوں کے حقوق اور حقوق انسانی

11۔ اسلام میں مختلف اقوام وادیان کے مابین معاملات کے حدود ومسائل

12۔ ملک کے سیاسی وسماجی حالات اور اس کے دینی تقاضے

مزید چند اہم نکات وعنوانات

1۔ اہل سنۃ وجماعۃ میں اختلاف وانتشار کے اسباب اور اتحاد وہم آہنگی کی راہیں

12۔ اصول وفروع کو باہم مدغم کرنے اور عوامی بنانے کی روایت: امثال ونظایر

2۔فروعی مسائل میں اختلاف پر تشدد اوراس کے نقصانات

3۔اہل مدارس کی اہل خانقاہ سے دوری اور بدگمانی کے اسباب وعوامل

4۔مولوی اور صوفی کی تقسیم: اسباب وعوامل اور اثرات ونقصانات

5۔شمالی اور جنوبی ہند کے علماوصوفیہ کی آپسی دوری: اسباب وعوامل

6۔خانقاہی ودرگاہی مراسم کی بنیاد پر مختلف مشارب میں اختلاف وانتشار

7۔اہل خانقاہ ومدارس کا عام اہل اسلام سے سلوک، اسکے قرآنی تقاضے اورانحرافات

8-ایمان، اسلام اور احسان کی یکطرفہ تفہیم کا سلسلہ در سلسلہ: نقصانات ونتائج

9۔اہل خانقاہ ومدارس کی ایک دوسرے کے معمولات پر نکتہ چینی کے نتائج

10۔درس نظامی کی کتب میں "فیہ اختلاف، مختلف فیہ اور خلافا لفلان" کی واضح توضیح ، تشریح اور تحدید

11۔اصولی اور فروعی عقائد کی تعلیم وتدریس کے باوجود اصول وفروع سے عدم واقفیت: اسباب ونتائج

13۔انتہائی فروعی اختلافات کے سبب بنیادی معاشی بحران پر عدم توجہ کے نتائج

14۔اصول وفروع میں اختلاف کے آداب اور فقہی وکلامی اختلاف کے تقاضوں سے عدم واقفیت اور اس کے نتائج

15۔گدی اور سجادگی کے اختلافات (ذاتی مفادات کا ٹکراؤ) اور عام مسلمانوں (مریدین) کا انتشار: نتائج واثرات

16۔روایات ومراسم تصوف پر اعتراضات کی حقیقت وماہیت

17۔انفرادی وذاتی اختلاف کو مسلکی، مشربی اور جماعتی اختلاف بنانے کی روش

18 ۔کفر، نفاق، فسق اور شرک کی واضح تشریح وتشہیر کا بحران: اسباب ونتائج

19۔غلو فی التکفیر کے اسباب اور اس کے سدباب کی تدابیر

20۔ایک دوسرے کو بدعتی، مشرک اور گستاخ رسول کہنے کی روایت، اسباب، نتائج اور تدارک

21۔احترام کلمہ اور اس کے تقاضے

نوٹ: کانفرنس میں پیش کردہ مقالات کو کتاب کی شکل میں مرتب کیا جائے گا اور انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹو اسٹڈیز اسے شائع کرے گا۔

اہم تاریخیں:

- خلاصۂ مقالات جمع کرنے کی آخری تاریخ: ۱۰ جنوری ۲۰۲۵
- خلاصۂ مقالات کی منظوری کی اطلاع: ۱۵ جنوری ۲۰۲۵
- مکمل مقالہ جمع کرنے کی آخری تاریخ: ۱۰ فروری ۲۰۲۵

رجسٹریشن: اندراج فری ہے، اندراج اور خلاصہ مقالہ ارسال کرنے کے لیے براہ کرم درج ذیل لنک پر کلک کریں:

https://forms.gle/aJ1xw7pUuBmme7ts7

تعارف منتظمین

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹو اسٹڈیز (آئی او ایس) ملک کا ایک مشہور ومعروف ادارہ تحقیق ومطالعات ہے۔ یہ ۱۹۸۶ میں نئی دہلی میں قائم ہوا۔ علمی ترقی اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے وقف آئی او ایس ملک وبیرون ملک مسلم معاشرے کو درپیش مسائل کے حل کی تلاش وتحقیق پر توجہ مرکوز رکھتا ہے، باہمی مکالمہ اور تعاون کی حوصلہ افزائی اور سماجی، اقتصادی، تعلیمی اور سیاسی مسائل کو حل کرنے کی اجتماعی کوششوں کی وکالت کرتا ہے۔

تحقیق ومطالعہ، طباعت واشاعت، کانفرنس، سیمینار اور صلاحیت سازی کے اقدامات کے ذریعے مختلف مذاہب ومسالک اور مکاتب فکر کے لوگوں میں مکالمے کا فروغ اور عصری مسائل پر اسلامی نقطہ نظر کی تفہیم کو تقویت دینا انسٹی ٹیوٹ کا نصب العین ہے۔ سماجی انصاف اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے یہ دیگر کمیونٹیز کے ساتھ سرگرم عمل اور ایک پرامن وجامع معاشرے کے قیام کے وسیع تر مقصد کے حصول لیے کوشاں ہے۔

انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر (آئی آئی سی سی) ملک کا ایک ممتاز و منفرد ادارہ ہے جو اسلامی ہجری تقویم کی چودھویں صدی کی تکمیل کے جشن کے سلسلے میں اور مختلف اقوام کے درمیان ہم آہنگی اور افہام و تفہیم کو فروغ دینے کے وژن کے ساتھ نئی دہلی میں قائم کیا گیا اور یہ ہندوستان میں اسلام کے گرانقدر ثقافتی اور فکری ورثے کو فروغ دینے کے لیے وقف ہے۔
مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کو فروغ دینے کے لیے وقف یہ ادارہ مسلم کمیونٹی کو درپیش مسائل کے حل کے لیے پلیٹ فارم بھی فراہم کرتا ہے ، سماجی و اقتصادی ترقی کے لیے باہمی تعاون کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور بین المذاہب افہام و تفہیم کو پروان چڑھانے ،ہندوستان میں اسلام کی زندہ و متحرک میراث کو لوگوں پر روشن کرنے اور آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔
ڈاکٹر پی اے انعامدار یونیورسٹی (ڈی پی اے آئی یو) پونے میں واقع ایک اعلیٰ تعلیمی ادارہ ہے۔ معیاری تعلیم فراہم کرنے اور تعلیم کو فروغ دینے کے وژن کے ساتھ قائم کی گئی یہ یونیورسٹی ایسے افراد کی نشو و نما پر توجہ مرکوز کرتی ہے جو آج کی دنیا کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے اہل ہوں۔ یونیورسٹی ایک وسیع و عریض تعلیمی کمپلیکس اعظم کیمپس کے اندر واقع ہے جس میں مطالعہ کے مختلف شعبوں کے لیے وقف کئی ادارے قائم ہیں جو جدید کلاس رومز، لائبریریاں، کھیل کود کی سہولیات اور ہاسٹلوں سمیت جدید ترین سہولیات کے ساتھ طلبہ، اساتذہ اور اسکالرز کو ایک متحرک تعلیمی ماحول دیتے ہیں۔ اس کیمپس نے تعلیمی ترقی، تحقیق اور اپنی سرگرمیوں میں کمیونٹی کو مصروف کرنے کے عزم و التزام کے لیے شہرت حاصل کی ہے اور یہ مختلف و متنوع پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلبا کا گہوارہ ہے۔

کنوینر: جناب احمد جاوید

سرپرست
پروفیسر ایم افضل وانی چیئرمین، انسٹیٹیوٹ آف آبجیکٹو اسٹڈیز، نئی دہلی
جناب سلمان خورشید صدر، انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر، نئی دہلی
ڈاکٹر پی اے انعامدار چانسلر، ڈاکٹر پی اے انعامدار یونیورسٹی، پونہ

مجلس منتظمہ	
ڈاکٹر خواجہ ایم شاہد سابق وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی	**پروفیسر محمد اسحاق** سابق ڈین، ہیومنیٹیز اینڈ لنگویجز، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
جناب انجم نعیم کنوینر، مجددآئی اوایس سینٹر فار آرٹس اینڈ لٹریچر، نئی دہلی	**پروفیسر فہیم اختر ندوی** شعبہ اسلامیات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
پروفیسر اخلاق احمد آہن اسکول آف لنگویج لٹریچر اینڈ کلچر، جواہر لال یونیورسٹی، نئی دہلی	**جناب شاہ اجمل فاروق ندوی** انچارج شعبہ اردو، انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹو اسٹڈیز، نئی دہلی

استفسار کے لیے رابطہ کریں:

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹو اسٹڈیز

162، جوگابائی مین روڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵ (بھارت)
Tel. +91-11-26981187, 26989253, 26987467 Mobile: +91-9818844546
E-mail: info@iosworld.org; ios.newdelhi@gmail.com Website: www.iosworld.org